Findings Format For Examination

Notification No : F.No.COE/Ph.D/(Notificatio)/581/2025

Notification Date : 03/07/2025

Name of Scholar : Asfa Zainab

Name of Supervisor : Prof. Khalid Jawed

Name of Departmen : Urdu,Jamia Millia Islamia

Topic of Research: "Nayyar Masood : Hayat Aur Adabi Khidmaat

ماحصل (Findings)

اردو اور فارسی کے اہم محقق و نقاداور منفرد اسلوب کے افسانہ نگار نیر مسعود کسی تعارف کے محتاج نہیں ۔ان کا شمار ان دانشوروں میں ہوتا ہے جن کی معلومات کا دائرہ نہایت وسیع تھا۔بنیادی طور پر ان کا اردو ادب سے گہرا تعلق رہا اور اسی میں انھوں نے اپنی شناخت قائم کی۔اردو افسانہ نیر مسعود کے عہد میں جن اسالیب سے پہچانا گیا ان میں ایک اہم اسلوب نیر مسعود کے افسانے کا تھا۔ادب کے سنجیدہ قارئین کو اس بات کا بخوبی احساس ہے کہ نیر مسعود کے افسانوں کو پڑھنے اور سمجھنے کے لیے مطالعے کی عام روش سے ہٹنے کی ضرورت ہے۔انھوں نے جب افسانے لکھنے کا آغاز کیا اس وقت اردو ادب میں جدیدیت کا بول بالا تھا اور تجریدی اور علامتی افسانے لکھے جارہے تھے۔اس کا اثر انھوں نے بھی قبول کیا لیکن بہت جلد اس طرز بیان سے انحراف کر کے سادہ بیانیے پر اپنے افسانوں کی بنیاد رکھی۔ان کے افسانے روایتی اور جدید افسانوں کا حسین امتزاج ہے۔نیر مسعود نے کسی تحریک یا رجحان سے استفادہ نہ کر کے محض کہانی اور واقعے کو فطری انداز بیان پر فوقیت دی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان کا اسلوب، فن اور تکنیک دوسروں سے مختلف اور منفرد ہے۔ان کے افسانوں میں کافکا کی طرز نگارش اور فن جابجا دیکھنے کو

ملتا ہے لیکن ان کے افسانے اتنے مبہم نہیں ہیں جتنے کافکا کے ہیں۔ انھوں نے اپنے افسانوں میں بیانیے کی تکنیک کو مہارت کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ ان کے افسانوں کا ماحول اکثر خواب ناک اور خوف و دہشت کی چاشنی لیے ہوتا ہے۔ نیر مسعود کا پہلا ہی افسانہ "نصرت" واقعے کے بیان، راوی کی صفات بلکہ خود واقعے کی نوعیت کا وہ تجربہ ثابت ہوا جس کی کوئی مثال اردو افسانے کی روایت میں نہیں ملتی۔ ان کے افسانوں میں غیر متعین احوال اور غیر واضح رشتے اور کرداروں کی دھندلی شناخت سے غیر معمولی سریت پیدا ہو جاتی ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں میں علامتی اظہار بیان کا بہترین تجربہ کیا ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں کی ایک نئی دنیا تخلیق کی جس میں حیرت و تعجب کی ایسی خوشگوار فضا تیار کی جس کو پڑھنے کے بعد قاری کا تجسس مزید بڑھتا چلا جاتا ہے۔

(Fiandings) تحقیقی نتائج:

نیر مسعود تخلیقی نثر لکھنے کی بلند پایا صلاحیت کے حامل تھے۔ ایسی نثر جن کی تقلید ناممکن ہے۔ وہ ایک مخصوص فضا تشکیل کرتے تھے، فنا یا موت کا احساس ان کا مرکزی تخلیقی تجربہ ہے۔ وہ اپنے افسانوں کے ذریعے مٹ جانے والے وجود، ہستی کی باریابی کا تجسس اور انتظار لوگوں میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ان کے یہاں دیکھنے سے زیادہ سونگھنے، سننے اور چھونے کی حسیات کے ذریعے ہمہ وقت تحلیل ہوتی ہوئی اس دنیا کو بازیاب کرنے کی خوابناک امنگ ملتی ہے۔ ان کے زیادہ تر افسانے واحد متکلم کے ذریعے بیان ہوئے ہیں۔ ان کے افسانوں کی انفرادیت یہ ہے کہ انہوں نے لکھنوی تہذیب کے پس منظر میں اپنے تاریخی اور اسطوری تجربے، مشاہدے اور مطالعے کی روشنی میں تصورات اور تخیلات کی ایک ایسی دنیا تعمیر کی ہے جس میں قدیم روایات اور اقدار کے ساتھ ایک پورے دور کی تاریخ زندہ ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ان کی زبان سادہ، تراشیدہ، صاف و شفاف اور کہانی بیان کرنے کا اسلوب تمثیلی یا استعاراتی الجھاؤ سے پاک ہے۔